شیخ حبیب الرحمٰن بٹالوی

پھلواری سبزہ سچا ہے......

اس شہر سے ہو کر گزرا ہوں جس شہر میں شاہد(۱) رہتا تھا
پرواز تھی اس کی پینٹنگ میں وہ تنگی ترشی سہتا تھا
واں دانش گاہ کی محفل میں وہ موتی رولتا رہتا تھا
احسان تھا اس پر دانش (۲) کا استاد اسے وہ کہتا تھا

پاپاؤں کے شہر میں پہنچا ہوں کیا لینے تو یاں آئے گا
اسلام یہاں آباد نہیں اور باقی سب کچھ پائے گا
کوٹھی کار اور بنگلوں کی بھرمار ہے یاں پر دوست مرے
اور سادہ سچے لوگوں کی بس ہار ہے یاں پر دوست مرے

اقدار یہاں پر بکتی ہیں اور جھوٹ کا بجتا ساز یہاں
پھلواری سبزہ سچا ہے انسان ہے دھوکے باز یہاں
یاں کفر کی آندھی چلتی ہے اور کالک منہ پہ ملتی ہے
ہر لڑکا یاں کا ٹونی ہے ہر لڑکی روزی بنتی ہے

او! پب کلب میں جانے والے کس کے ہاتھ میں جام نہیں
سب ماجے ساجے پیتے ہیں اور کوئی بھی انکل سام نہیں
واں دامنِ کوہ پہ جا کر بھی تسکین کا بالکل نام نہیں
یاں اہل دولت پلتے ہیں مفلس کے لیے آرام نہیں

یاں ہر اک بیری دوجے کا اور مال کو ہر اک پوجے گا
سب رشتے ناتے کُوڑے ہیں کیا رحم کسی کو سوجھے گا
چنچل شوخ جوانی میں جب جوش کی نیّا چلتی ہے
تب کون کسی کا بنتا ہے بس دنیا پھولتی پھلتی ہے

بندوں کے اس قحط میں ہمدم بندے کم ہی ملتے ہیں
جو بندوں نے بندوں کو دیئے ہیں زخم کہاں وہ سلتے ہیں

---

(۱) پروفیسر ڈاکٹر شکیل احمد شاہد قریشی (۲) شاعرِ مزدور جنابِ احسان دانش مرحوم